کردار کا جادو

سیّدہ درخشاں حسین زاھدی

40/1، جان نگر روڈ، کولکاتہ۔700017

تپتی دوپہر میں ایک بڑھیا لڑکھڑاتی ہوئی جارہی تھی۔ اس کے سر پر ایک گٹھری رکھی تھی۔ وہ پسینے میں شرابور تھی کیونکہ آسمان آگ برسا رہا تھا۔ اسے بہت دور جانا تھا، لیکن سر پر رکھے بھاری بوجھ کی وجہ سے اسے قدم اُٹھانا مشکل ہورہا تھا۔ قریب و دور اسے کوئی شخص نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی وقت ایک مکان سے ایک جوان نکلا۔ وہ لپکتا ہوا آیا اور بڑھیا کی وزنی گٹھری اپنے ہاتھوں میں لے لی۔ اس نے دریافت کیا: ''ماں تمھیں کہاں جانا ہے۔ آؤ میں پہنچائے دیتا ہوں۔''

بڑھیا بہت خوش ہوئی۔ بھاری بوجھ سے اس کی گردن ٹوٹ رہی تھی اور ناتواں جسم لرز رہا تھا۔ وہ جوان کا سہارا لے کر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ اسے دور ایک بستی میں جانا تھا جہاں اس کی بیٹی رہتی تھی۔ وہ جوان سست روی سے چل رہا تھا تاکہ بوڑھی عورت اس کے قدم بہ قدم چل سکے۔ بوڑھی عورت اس کا سہارا لیے اپنی منزل کی طرف بڑھتی رہی۔ آخر کار اس کی بیٹی کا گھر قریب آگیا۔ وہ بہت خوش ہوئی اور جوان کو دعائیں دینے لگی جو محض اس کی مدد کے خیال سے اپنا ضروری کام چھوڑ کر اس کے ساتھ چلا آیا تھا۔ بوڑھی عورت جوان سے بولی: ''بیٹا! تو نے میری مدد کی ہے لہٰذا تجھے میں ایک نصیحت کرتی ہوں۔ مکّہ میں ایک جوان بڑی بہکی بہکی باتیں کررہا ہے۔ وہ ہمارے دیوی دیوتاؤں کو برا بھلا کہتا ہے۔ وہ انھیں پوجنے سے منع کرتا ہے۔ وہ ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیتا ہے۔ اس کی باتوں میں سحر ہے۔ اس کی باتیں سن سن کر لوگ گمراہ ہورہے ہیں۔ بہت سے لوگ اس کے ساتھی بن گئے ہیں۔ کئی لوگ اس کی وجہ سے راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ تو نے میرے ساتھ بہت مہربانی کی ہے۔ اس احسان کے بدلے میری ایک نصیحت ہے۔ اس جوان سے ہمیشہ بچ کر رہنا اور باپ دادا کے مذہب کو مت چھوڑنا۔''

جوان نے کہا: ''مائی میں وہی جوان ہوں جو سب کو ایک ذات پاک اللہ کی عبادت کا حکم دیتا ہے اور بت پرستی سے روکتا ہے۔ میں تجھے بھی ایک اللہ کو ماننے کی دعوت دیتا ہوں۔''

بڑھیا لرزتی ہوئی آواز میں بولی: ''اگر تو وہی جوان ہے تو تو کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔ تیرا روشن چہرہ تیرے صادق ہونے کا گواہ ہے۔ میں اس جوان کے فتنے سے بچنے کے لیے یہاں آئی تھی، لیکن اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'' ○○